رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۱۸ اگست ۱۹۱۶ء | نمبر ۳۳

گلدستۂ خبار

مسٹر ہیوز کے بیان کے مطابق اس وقت آسٹریلیا کی فوج میدان جنگ میں ۲۹۰۰۰۰ ہے

برطانوی فوج کے بریگیڈیر جنرل فورڈ کی عمر اس وقت صرف ۳۴ سال کی ہے۔

۱۹۱۵ء میں برطانیہ میں ۵۳۰۰۰۰۰۰ ٹن کوئلہ برآمد ہوا۔

اس میں سے ۴۳ ملین ٹن کوئلہ باہر گیا۔ ۲۳ ملین اتحادیوں کے پاس گیا۔ ۱۷ ملین غیر جانبداروں کے پاس۔

سی ایم ایس کی لیڈی سکرٹری نے کارکوں کی بجائے ایسی مستورات ملازم رکھنے کی اپیل کی ہے جو ۲۵ سال کی عمر تک کی ہوں اختتام جنگ تک کے لئے یہ انتظام ہے۔

ایک انگریزی اخبار میں لکھا ہے۔ کہ زرد رنگ سے مچھر دور بھاگتے ہیں اگر زرد رنگ کے کپڑے اور پردے استعمال کئے جائیں تو مچھروں سے امن ہو سکتا ہے۔

یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ جرمن لوگ افریقہ کے محمدیوں کو انگریزوں۔ فرانسیسیوں اور روسیوں کے خلاف جہاد کرنے پر آمادہ کراونا چاہتے رہے تھے۔ مگر ناکام رہے۔

انڈین انٹیل منسٹری سوسائٹی کو امسال ۲۰۷۸۰ روپیہ ۱۲ ارکی برائے اخراجات مشن ضرورت ہے۔

ملتان کے پادری جے۔ ایل فلپس صاحب مرحوم کا بیٹا پی۔ ڈی فلپس مفقود الخبر ہے جو صاحب اُس کے پتے سے واقف ہوں وہ براے مہربانی مسٹر ایم۔ ایس فلپس کے پاس ملتان ایم۔ ای مشن میں خبر بھیجدیں۔

کھاسیہ پہاڑیوں پر ہر سال ۴۰۰ انچہ بارش ہوا کرتی ہے۔

مگر جلد ہی پہاڑ کے قریب کے ملک میں ۶۵۰ انچہ سالانہ بارش ہوتی ہے۔

ٹنا ولی واقعہ۔ اس کے مسیحیوں نے گذشتہ سال این۔ ایم ایس کے ۳ آرڈین اور ۶ بے مشنری اور ۳۰ لوکل ایجنٹس کام کر رہے ہیں ۔

گذشتہ تین سال میں امریکہ کی ایم ای چرچ نے تنخواہوں پر تین ملین ڈالر یعنی ۹۰ لاکھ روپیہ صرف کیا۔

کوریا کے مسیحیوں کے نقش قدم پر چلکر جاپان کے مسیحی بھی بیدار ہو گئے ہیں۔ انجیلی بشارت کے بارے میں سخت کوششیں کر رہے ہیں اس مقصد سے وہ روپیہ بھی جمع کر رہے ہیں۔

جاپانی مسیحیوں نے حال ہی میں بشارت دینے کے متعلق ۱۰۰۰ میٹنگیں کیں جنمیں ۴۰۰۰۴۳ آدمی حاضر

تار برقیات

لنڈن ۱۴ اگست۔ وائنا کی سرکاری خبر ہے کہ روسی پولنڈ کے باشندے اب سے پولنڈ کی سلطنت کے باشندے کہلائینگے نہ کہ روسی۔ یقین کیا جاتا ہے کہ یہ اس لئے ہے کہ جرمن میں آدمیوں کی قلت ہے۔ اور کہ بہت جلد یہاں پر بھرتی شروع کیجائے گی۔

لنڈن ۱۴ اگست۔ ٹائمز کا کارسپانڈنٹ مقیم برمحاذ دریائے سٹوخد کہتا ہے کہ اگرچہ دریا سے بڑی سد راہ ہے تو بھی روسی مقابلہ کر رہے ہیں۔ مغربی کنارہ پر اُن کا قبضہ ہے۔ اسوائے اُن آٹھ میلوں کے۔ جہاں کہ وسیع دلدل اُن کے عبور کرنے کی مانع ہے۔

لنڈن ۱۴ اگست۔ روٹر کا کارسپانڈنٹ متعلقہ ایسچینج کمپنی کہتا ہے۔ کہ ٹائمینو کو آسٹروی خالی کر رہے ہیں۔

لنڈن ۱۴ اگست۔ جرمن کے تیسرے مورچوں میں فرانسیسیوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ صرف ۸۰ منٹ تک جنگ کرکے۔ اس خیال سے کہ فرانسیسیوں نے سخت اور نزدیکی لڑائی کے ذریعہ سے خندقوں کی چار قطاروں پر قبضہ کر لیا تھا۔ فرانسیسیوں کا نقصان بہت ہی قلیل تھا۔

لنڈن ۱۵ اگست پیرس۔ گزشتہ شب کا سرکاری کاغذ اوی ہے۔ اکثر محاذ پر ناموافقت موسم کی وجہ سے جنگ رکی رہی۔ دریائے سوم کے جنوب اور دریائے میوز کے شرق میں جانبین سخت گولہ باری ہوتی رہی۔ دیگر مقامات پر پیہم وقفوں کے ساتھ گولہ باری ہوتی رہی۔ جرمن ہوائی جہازوں نے رائمز پر بم کے گولے اور دیگر بھبک سے آگ پکڑنیوالی چیزیں پھینکیں۔ اسی اثنا میں جرمن توپ خانے شہر کے متفرق مقامات پر گولہ باری کرتے رہے۔ سینٹ ریمی کے گرجہ کے متعلق جو ایک سول ہسپتال تھا۔ وہ اور ایک ڈسپنسری برباد ہوگئی۔ چھ سویلین ہلاک ہوگئے۔

مسٹر ڈگلس ہیگ کا کمیونیک شب گزشتہ کا مظہر ہے۔ کہ تمام برٹش لائن پر حالت غیر متبدل ہے۔ عام طور پر گولہ باری ہوتی رہی۔ خصوصاً مینز اور پوزیریس پر اور اراس اور ورسٹرنٹ وٹناورشگ پر بھی بم کے گولوں کی یورشیں بھی ہوتی رہیں۔ جن میں دشمن کے ہوائی جہازوں کے ایک جھنڈ پر تین علیحدہ حملے بھی شامل ہیں۔ ایک مشین مفقود ہے۔

لنڈن ۱۴ اگست۔ جب سے کہ جنرل بروسیلاف نے وسط جون سے حملہ شروع کیا ہوا ہے۔ تب سے روسیوں نے نصف ملین یعنی ۵ لاکھ تک قیدی گرفتار کر لئے ہیں۔

بوہرین جنرل بوتھمر کی آسٹرو جرمن فوج ہی دشمن کی وہ اکیلی فوج ہے جو جون میں قائم رہی۔ مگر جنرل سخاروف کی نقل و حرکت جو شمال میں تھی۔ اور جنرل لٹشکیسی کی نقل و حرکت جو جنوب پر تھی۔ اس سے محاذ پر کے اس رو کے لئے رستہ تیار ہوگیا تھا۔ جو جنرل شربٹیف نے ۸ اگست کو بڑے زور کے ساتھ لگائی جس سے سخت گردنکش بوہرین فوج کو پیچھے ہٹنا پڑا۔ یہ فوج اب اپنے چھوڑے ہوئے مورچوں سے بیس میل کے فاصلہ پر مغرب کو ہے۔ اور دریائے جگ پر کی اپنے مورچوں کی دوسری لائن کے لئے عقب کے ساتھ سخت جنگ کر رہی ہے۔ اب یہ دیکھنا باقی ہے کہ آیا اُس نے اپنی پسپائی کو ملتوی کیا ہے یا نہیں۔ کیونکہ روسی دریائے زوٹا لیپا اور دریائے ڈنائسٹر کے مقام اتصال پر روسیوں کی پھرتی ہوئی نقل و حرکت بڑھ رہی ہے۔

لنڈن ۱۴ اگست ایک روسی سرکاری بیان مظہر ہے کہ بالائی سیرتھ پر دشمن اپنے محفوظ مورچوں کی جانب مغرب کی سمت ہٹ گیا ہے جس کے پیچھے وہ چند مقامات پر ہماری پیشقدمی کو دبا رہا ہے۔ ہم وسطی سٹریپا اور دریائے کوریک کے علاقہ میں دشمن کا تعاقب کر رہے ہیں۔ اور میریامپول کے سامنے دریائے ڈنائسٹر کے شمالی کنارہ تک پہنچ گئے ہیں۔ جنگلوں سے پُر کارپیتھینس میں دشمن کے حملے ہر جگہ پسپا کر دیئے۔

لنڈن ۱۴ اگست۔ لارڈ نارتھکلف ایک پیغام میں جو اس نے ایسونزو سے روانہ کیا ہے کہتا ہے کہ آسٹروی خندقیں جو کیرسو میں ہیں۔ اُس مشین کے ذریعہ سے اُڑا دی گئیں جو ہمپلوں ٹنل کی تعمیر کے وقت استعمال کی گئی تھیں۔ جنگ کی صعوبت اسی وقت خیال میں آسکتی ہے۔ جبکہ یہ معلوم ہو جائے کہ گوریزیا کے باہر کلوریا موجہ کی تسخیر ہی میں اٹلی کو پندرہ منٹ کی خونریزی کا متحمل ہونا پڑا۔ تیز دھوپ کے سبب سے دفن نہ شدہ لاشوں کی دریافت سے موسم کی ناموزونیت کی تصدیق ہوتی ہے۔ دشمن کا اٹالیوں کو نفرت کی نگاہوں سے دیکھنے کی ایک مثال یہ ہے کہ اطالوی زخمیوں کے اعضاء قطع کئے ہوئے اور ان کے سروں پر نیزوں سے خراشیں پڑی ہوئی پائی گئیں۔

ایڈیٹوریل نوٹس

مسیح کی پیروی

(۲)

مسیح کی نقل کرنے میں اُس کی پیروی مذہبی حلقہ میں محدود ہو جاتی ہے۔ یعنی مسیح کی پیروی کرنا مسیح کی وہ زندگی ہے جس میں نہ صرف زندگی بخش ادراکی ہوتا ہے۔ بلکہ اُس لئے خیال انسانی کا اصل مدعا بھی مشتمل ہوتا ہے اور یہی اس زندگی کا اصل مشغلہ اور مادہ ہے۔ چونکہ مسیح نے تمام دنیاوی تعلقات سے قطع تعلق کر کے کامل مذہبی زندگی بسر کی ہے۔ اس لئے براہ راست نتیجہ یہ ہے کہ اُس کے پیرو بھی اس دنیا میں رہتے ہوئے اس دنیا کے تعلقات سے قطع تعلق کر کے وہ کامل مذہبی زندگی بسر کریں۔ اس مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر ہم مسیحی مذہب کی تاریخ پر ایک گہری نظر ڈالیں تو ہمیں لاریب تسلیم کرنا پڑے گا کہ مسیح کی پیروی کی بنیاد براہ راست مذہبی صورت میں بالخصوص نظر آئی ہے۔ مثال کے طور پر رسولوں اور شاگردوں کی زندگیاں ہی ہمارے سامنے پیش ہیں جنہوں نے مسیح کی پیروی کرنے کے لئے اپنا سب کچھ چھوڑ دیا۔ اور خدا کی بادشاہت کی خوشخبری چہار سو پھیلا دی۔ مگر جو ملاہٹ ایک مبشر کی ہے۔ وہ سب کا مشترکہ نہیں ہوتی ہے۔ کیونکہ مبشر کا عقیدہ ہوا کرتا ہے۔ کہ مسیح کی کلیسیا اس دنیا کے مقام میں قائم ہو جاوے۔ خدا کی بادشاہت پودہ کی طرح اُگے اور بہت بڑا وسیع اور گنجان درخت بنجاوے۔ اور اُس کا سایہ تمام انسانی بڑے بڑے اور نیک کاموں پر پہیل جاوے۔ مسیح کی پیروی کی بیرونی شکل کا اعلےٰ معراج اور مکمل نمونہ شہیدوں کی زندگی میں دکھائی دیتا ہے۔ جنہوں نے دنیا کے سامنے سچائی پر گواہی دی اور اس گواہی پر اپنے خون سے مُہر کردی۔ لیکن چونکہ یہی شہادت کی بنیاد دنیاوی تاریخی حالات پر قائم ہے۔ لہذا مسیحیت کی ابتدائی صدیوں میں بہتوں کی فوری شہادت کی نظائر بھی دیکھ پڑتی ہیں یا جنہوں نے حقیقی شہیدوں کے طرز عمل اور بردباری سے علے الغم بڑے زور کے ساتھ متاثر ہو کر اور جوش میں آکر اندھا دھند مقتل میں پل پڑنے سے دریغ نہ کیا جس سے اُن کا یہ منشا تھا۔ کہ اپنے خداوند کی کامل مشابہت حاصل کریں۔

اس فوری شہادت کی دوسری مثال تاریخ میں ہم کو راہبانہ زندگی میں دکھائی دیتی ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ جو لوگ مسیح کے نمونہ کی پیروی کرنے کے لئے تارک الدنیا ہو کر گوشہ نشین ہو جاتے ہیں۔ اُن کا نصب العین شہادت تو نہیں ہوتا مگر پھر بھی اُن مسیحیوں کے مقابلہ میں جو اس دنیا کے اندر زندگی گذارتے ہیں وہ نہایت عجیب و غریب خود انکاری کرتے اور دنیا کی تمام چیزوں سے بالکل پہلوتہی کر کے مستغنی ہو جاتے ہیں تاکہ اپنی زندگیوں کو مسیح خداوند کی زندگی کے مشابہ بنالیں۔ ایسے لوگ راہبانہ زندگی بسر کرنے کے لئے تین باتوں کی منت مانتے ہیں یعنی فرمانبرداری۔ مفلسی اور پاکیزگی کی منت۔ کیونکہ جس طرح ہمارے خداوند نے اپنے آسمانی باپ کی تابعداری میں زندگی بسر کی اسی طرح سے وہ اپنے روزمرہ کے چال چلن اور برتاؤ میں بیرونی فرمانبرداری کا اظہار کر کے مسیح خداوند کی پیروی کرنا چاہتے ہیں۔ اور اپنے آپکو اسی مدعا کو اپنے ذہنوں میں رکھتے ہوئے تمام راہبانہ قواعد و ضوابط کے تحت میں کر دیتے اور اپنے بالا دستوں کے احکام کی سخت فرمانبرداری کیا کرتے ہیں جس طرح مسیح خداوند کے پاس کوئی جگہ نہ تھی۔ جہاں وہ اپنا سر دھرتا۔ اسی طرح وہ اپنی زندگیوں کے تمام حالات کے اندر اپنے آپ کو افلاس کا مطیع کر کے جو دکھ افلاس سے منتج ہوتے ہیں اُن کی برداشت کرتے ہیں۔ اور جس طرح سے ہمارا نجات دہندہ تجرد کی حالت میں رہا اور یوں اُس نے اپنے آپ کو اُن تمام بندھنوں اور رشتوں سے منقطع کر رکھا تھا۔ جن سے کہ آدمی اس دنیا میں بندھ جاتا ہے۔ اسی طرح سے یہ راہب بھی جو مسیح کی پیروی کرتے ہیں مجبور رہ کر اُن تمام رشتوں اور بندھنوں کو توڑ دیتے ہیں جن سے وہ بندھے ہوئے یا بندھ جانے کی حالت میں پڑ سکتے ہیں۔ مگر خداوند مسیح یہ نہیں چاہتا کہ ہم دنیا کو چھوڑ دیں۔ اور تمام انسانی رشتے اور تعلقات قطع کر دیں کیونکہ ایسی صورت میں تو رسول کے قول کے مطابق ہم کو دنیا میں سے نکل جانا پڑیگا۔ بلکہ چاہتا ہے کہ ہم اُس کی قدر کریں مگر صرف اُس پر دل نہ لگائیں کوئی انسانی رشتے اُس کے سامنے اجنبی نہ تھی۔ اور اُس کی بادشاہت سوائے گناہ کے دنیا کی ہر ایک چیز کے ساتھ مطابق اور مانوس ہے۔ اُس نے انسانی شادی اور غمی ہر دو کو اُن کی عین مناسب اور موزونیت میں قبول فرمایا۔ اور اُن کی قدر کی پس مسیح کے ساتھ پوری اور حقیقی مشابہت رکھنا زندگی کے بیرونی حالات اور استعمالات کے ساتھ مشابہت رکھنے میں نہیں پائی جاتی بلکہ اُس کے مزاج اور برتاؤ کے ساتھ مسیح کی مرضی کے ساتھ مشابہت رکھنے میں مشتمل ہے مسیح کے ساتھ ایسی مشابہت

رکھنے کی مثالیں جیسا کہ مسیحی ابتدائی صدیوں میں رسولوں اور شاگردوں ہر دو میں پائی جاتی تھیں ویسا ہی اب بھی کلیسیا کے عہدہ داروں اور کارندوں اور عام مسیحی خبر کا ہر دو میں۔ قدیم تاریخی شہیدوں اور جدید گمنام سنیاسی مشن کے مخفی صاحب بردار ہر دو میں بار بار پائی جاتی ہیں۔ کیونکہ ہم خواہ کہیں ہوں اور کسی درجہ پر بھی کیوں نہ ہوں۔ خداوند کا اصل منشا اور بنیادی اصول اور امر مطلوب یہ ہے کہ ہم اُسکے مزاج کے مشابہ ہوں اور ہر بات میں اُس کی مرضی کی پیروی کرتے رہیں یہی مسیح کی پیروی ہے لیکن اگر ہم اس راہبانہ زندگی پر ذرا اور غور کریں۔ تو معلوم ہو جائیگا کہ اُس میں نہ تو مسیح کے ساتھ مشابہت پائی جاتی ہے۔ اور نہ ہی مسیح کی پیروی کو اُس سے کچھ نسبت ہے۔ ایک طرف خداوند مسیح عین اس دنیا کے اندر رہ کر اپنی شخصی کمالیت میں خود منکشف ہوتا گیا۔ اور دوسری طرف جبکہ وہ سوسائٹی کے حلقہ میں داخل ہوا وہ اپنے آسمانی باپ کی مرضی بجا لانے میں منہمک اور سرگرم رہا۔ اُس کی بابت درست طور پر عین ایام طفولیت ہی میں کہا گیا۔ کہ "یسوع حکمت اور قد و قامت میں خدا کی اور انسانیت کی مقبولیت میں ترقی کرتا گیا" (لوقا ۲: ۲۵) اور خداوند مسیح نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا ہے۔ کہ "پس جو قیصر کا ہے قیصر کو۔ اور جو خدا کا ہے خدا کو دو" (متی ۲۲: ۲۱) یہی وہ معیار ہے جس کے مطابق ہر ایک مسیحی کو مسیح کی پیروی کرنا ہے۔ سوسائٹی میں رہتے ہوئے اپنے اس منصب کو پورا کرنا ہے۔ جسکے لئے خدا نے آسے بلایا ہے۔ اور خداوند کی طرح یہ کہنا لازم ہے۔ کہ "کیا تم کو معلوم نہ تھا کہ مجھے اپنے باپ کے ہاں ہونا ضرور ہے"۔ اور پھر ساتھ ہی اس کے "وہ اُن کے ساتھ روانہ ہو کر ناصرت میں آیا" اور اُن کے تابع رہا" (لوقا ۲: ۴۹ و ۵۰) اگر راہبیت اس کے بالکل برعکس ہے۔ راہبیت میں خوبیوں کی صرف مشق کیجاتی ہے۔ ہر ایں نظر کہ وہ خوبی ہو سوسائٹی کا حلقہ راہبیت کے حلقہ سے بالکل بچے ہے۔ حتی کہ وہ دونوں باہم مس بھی نہیں کرتے سوسائٹی کی بھلائی برائی سے نہ صرف ان کو سروکار ہی نہیں بلکہ اُس کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے اور اُس سے پرہیز کرتے ہیں۔ اپنی ہی خوشی میں آپ مگن رہتے ہیں۔ اُن کے اعمال محض نمائشی ہوتے ہیں۔ بے فایدہ زندگی گذران دیناان کا شیوہ ہے۔ یہ ساری باتیں مسیح کے مزاج اور چال چلن اور برتاؤ سے مسیح کے نمونہ سے بالکل منافق ہیں۔ راہبانہ زندگی کی اس طرز میں ہمیں تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ دنیاوی زندگی کے صرف باہونے اور بے فایدہ بلکہ دکھوں کی کان ہونے کا تصور نہیں بلکہ یقین مستتر نہیں بلکہ مستحضر پایا جاتا ہے۔ خدا کی محبت اس دنیا میں محض ایک خیال بات رہ جاتی ہے۔ اور یہ ہانڈ کا یہ سارا اڈنبر اور انتظام صرف دکھ ہی پہنچانے کا ایک ذریعہ متصور رہ جاتا ہے۔ لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ اس قسم کی تعلیم اور عمل انجیلی نہیں ہیں۔ اور مسیح کی اُس شبیہ سے جو انجیل میں دکھائی گئی بالکل اُلٹ ہے۔ اس عالم اور اُس کی نعمت کو نفرت اور حقارت کی نظروں سے دیکھنا اور اُس سے ڈر کر بھاگنا گناہ اور اُس کی سزا کو دور نہیں کرسکتا۔ کیونکہ غرور ترباقی رہتا ہے اور خدا کی عطیات کو برا سمجھنا اور خود ساختہ راہبیت پر جھوٹا فخر کرنا اور اُس پر بھروسہ رکھنا خدا کی تعظیم و تکریم کرنا نہیں ہے۔ بلکہ اس کی تحقیر اور اُس سے نفرت کرنا ہے۔ بالمقابل اس کے خداوند مسیح چاہتا ہے۔ کہ خدا کے اِن تمام عطیات کی قدر کیجائے۔ اور ان کو خدا کے جلال کے لئے مخصوص اور مقدس کر دیا جائے جیسا کہ خداوند مسیح نے خود کر کے دکھایا اور ویسا ہی کرنے کا ہمیں ارشاد بھی فرمایا۔

جزیرہ پتمس جزیرہ پتمس میں جہاں مقدس یوحنا رسولؑ خدا کے کلام اور یسوعؑ کی نسبت گواہی دینے کے باعث قید تھا۔ اور جہاں سے رسول نے نئے پیغام کا صحیفہ رقم کیا (مکاشفہ ۱: ۹) وہاں کے سات سو گھروں کے لئے ۳۰ گرجے ہیں۔ جو راہب خانہ مقدس یوحنا رسول کے اسم گرامی قدر سے منسوب ہے۔ وہ ایک بڑی ٹھوس اور مضبوط عمارت ہے۔ اور قلعہ کی طرح اُس پر بڑے بڑے مینار تعمیر ہیں۔ اسی جزیرہ میں ایک گپھا بھی دکھائی جاتی ہے جہاں کہتے ہیں کہ اس رسول نے اپنی کتاب لکھی تھیں۔ اور اس گپھا کے اوپر ایک چھوٹا سا گرجا بھی بنا ہوا ہے۔ پتمس کا علیحدہ جگہ میں ہونا بڑا دلاویز نظارہ ہے۔ جبکہ یوحنا رسول آسمانی یروشلم کا بیان کرتا ہے۔ جبکہ وہاں کچھ موت نہ ہوگی*

تالمد کا ایک قصہ جب موسیٰ اپنے سسر یتھرو کی بھیڑیں چرایا کرتا تھا تو ان ایام کے متعلق موسیٰ کی بابت تالمد میں یہ قصہ ہے کہ ایک بھیڑ اُس کے جھنڈ میں سے بھٹک کر گم ہو گئی تھی۔ یہ دیکھ کر وہ بھی اس کی تلاش میں اُس کے پیچھے گیا۔ اور دور تک نکل گیا جب مل گئی اور وہ اُس کو اپنی پیٹھ پر اٹھائے واپس لا رہا تھا تو اُس نے آسمان سے ایک آواز یہ کہتے ہوئے سنی کہ تو نے جو بھیڑ پیٹ

ترس دکھایا ہے تو وہ شخص ہے جو یہوواہ کی بھیڑوں پر چرواہا مقرر ہونے کے لائق ہے۔" خداوند مسیح کے اس قول کی تصدیق ہوتی ہے جو اُس نے توڑوں کی تمثیل میں پانچ اور دو توڑے والوں دونوں شخصوں کے حق میں فرمایا تھا۔ کہ اَے اچھے اور دیانت دار نوکر شاباش۔ تو تھوڑے میں دیانت دار رہا میں تجھے بہت چیزوں کا مختار بناؤنگا۔ اپنے مالک کی خوشی میں شریک ہو (متی ۲۵: ۲۱ و ۲۳)

بشارت انجیل میں کلیسیا کیا کر رہی ہے؟

باوجود غیر مسیحیوں کی سخت سے سخت اور ہر قسم کی مخالفت کے جو دنیا بھر میں مسیحی مذہب کے خلاف ہو رہی اور باوجود ان تمام تحدیوں اور رکاوٹوں کے جو موجودہ یورپی جنگ عظیم کے سبب سے تمام دنیاوی معاملات میں سد راہ بن رہی ہیں خدا کے کلام کی بشارت میں ہر ملک میں ہر تنج سے بڑی سرگرمی اور درست شیں ظہور میں آرہی ہیں۔ اور جو کامیابیاں اس مرحلہ میں کلیسیا کو ہو رہی ہیں۔ وہ کسی نمط سے کم مسرت اور ابتہاج کا باعث نہیں ہیں۔ افریقہ میں بشارت کی بابت کرسچن ایڈوکیٹ میں مسطور ہے کہ براعظم افریقہ کے ۲۰۰۰۰۰۰۰۰ باشندوں کے درمیان صرف چند ملین لوگ موجود ہیں۔ جن کو مسیح کی انجیل سے مس ہے۔ بہت ملین لوگ مسلم اثرات کے اندر ہیں اور ۱۰۰۰۰۰۰۰۰ اجانب بت پرستی کے تحت میں ہیں۔ مسیح کی کلیسیا کو لازم ہے کہ وہ اُن پر نظر کرے۔ اور اُن کی نجات کی خاطر خدا کی تجاویز کے مطابق مناسب تجاویز کرے۔

کوریا کے پرسبٹیرین سٹیشنوں میں سے ایک سٹیشن سین چین نامے ہے۔ یہاں دس دن تک ایک انجیل کلاس ہوتی رہی۔ جن میں سات سو کوریائی مستورات حاضر ہوئیں۔ اور جب کبھی سہ سالہ کلاس ہوا کرتی ہے۔ تو مرد اور عورتیں باقاعدہ حاضر ہوا کرتے ہیں۔ اس شہر میں دو کلیسیائیں ہیں جن میں ۳۵۰۰ مسیحی شرکا ہیں حالانکہ اس شہر کی آبادی ۷۰۰۰ آدمی کی ہے۔ یہاں دو سنڈے سکول ہیں جن میں سے ایک میں ۲۰۰ بچے آتے ہیں ہر ایک مسیحی متعدد ایام انجیلی کام کے لئے مخصوص کرتا ہے اور گھر گھر انجیل کی منادی کرتا پھرتا ہے۔

ایونجلسٹک کیمپین کا اُردو ترجمہ

یہ فقرہ انگریزی زبان کا ہے۔ مگر اس کا استعمال اور مفہوم ہندوستانی زبان اور عمل میں لایا جاتا ہے۔ لیکن اس کے استعمال کے لئے اُردو زبان میں کلیسیا کے اندر مختلف تراجم مروج ہیں جو سب کے سب درست معلوم نہیں ہوتے۔ اکثر لوگ اس بے تعینی ترجمہ کی وجہ سے متذبذب ہیں۔ کہ اسکا ترجمہ کیا کیا جائے۔ چنانچہ ہمارا الہ آبادی ہمعصر مخزن مسیحی بھی لفظ کیمپین کے ترجمہ پر بہت مضطرب الحال ہے۔ پہلے تو آپ لفظ مہم کے بارے میں فرماتے ہیں۔ کہ "مہم بہت موزوں نہیں معلوم پڑتا۔ بشارتی یورش۔ بشارتی دھاوا۔ بشارتی عید۔ بشارتی چڑھائی۔ بشارتی جنگ اور بشارتی معرکہ کیسا ہے۔ کیا ان میں سے کوئی بھرے اور پورے معنی نہیں رکھتی ہے؟ کسی نے بشارتی کوشش بھی اس کا ترجمہ کیا ہے۔" مگر پھر اپنے مذکورہ بالا مقولہ تحت اللفظ کو عود کر فرماتے ہیں۔ "مُہم میں بہت زیادہ اعتراض نہیں ہے۔ کیونکہ قریب قریب وہ عام لفظ ہو جاتا ہے۔" ظاہر ہے کہ جب "بہت زیادہ اعتراض نہیں"۔ تو یہ مقولہ غلط ہے کہ "مہم بہت موزوں معلوم نہیں پڑتا"۔ اس لفظ کی بابت باوجود اس قسم کی بے قراری کے آپ الفاظ دھاوا۔ عید۔ چڑھائی۔ کوشش کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ الفاظ جلد سمجھ میں آجائیں گے۔

ہم اپنے معزز ہمعصر کو بتانا چاہتے ہیں۔ اور یقین ہے کہ وہ خود بھی جانتے ہونگے کہ لفظ کیمپین۔ "دھاوا" "مہم" وغیرہ فوجی الفاظ ہیں۔ مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ سب مرادف المعنی نہیں ہیں۔ اگر آپ انگریزی اخبارات پر ہی ایک سرسری نظر ڈال لیجئے اور ان خبروں کی متفرق سرخیوں کو دیکھ لیجئے جن کے تحت میں مختلف معرکوں کی خبریں آتی ہیں تو شاید ایسی اضطرابی ظاہر کرنے کا موقعہ نہ ملتا۔ لیجئے جناب ہم بتائے دیتے ہیں:-

ہماری رائے اور اُس کا بیان

اس یورپی جنگ میں سب سے پہلا کام جو ہماری سرکار عالیہ نے کیا وہ مختلف ممالک سے یورپ میں افواج کا برائے جنگ بھیجنا ہے۔ جس کو سرکاری طور پر انگریزی میں "اکسپیڈیشن" کہتے ہیں۔ جس کا عام مروجہ اور مسلمہ ترجمہ مہم ہے۔ نہ کہ یورش دھاوا۔ عید۔ چڑھائی۔ جنگ۔ معرکہ اور یہی فوج اس طرح پر بھیجی جاتی ہے۔ اس "اکسپیڈیشنری فورس" یعنی افواج مہمی کہتے ہیں۔ پھر ہم اخباروں میں دیکھتے ہیں۔ کہ مختلف محاذوں پر جو

جنگ اور اس کی تیاریاں اور فوج کی موجودگی اور کام ہو رہا ہے۔ اُس کا نام یہ ہے۔ مثلاً رشین کیمپین۔ اٹالین کیمپین۔ فرنچ کیمپین وغیرہ پھر جنگی خاص عمل کو جس کو ہم لڑائی یا جنگ کہتے ہیں اُس کو انگریزی میں فائٹنگ یا بیٹل کہتے ہیں۔ مگر پھر فائٹنگ ایک خاص عمل کا نام جس میں طرفین کی فوجیں باہم ایک دوسرے کو بندوقوں توپوں سنگینوں سے مارتی ہیں۔ مگر بیٹل عام ہے۔ اُس کا زمانہ مدید ہوتا ہے۔ اور نہ صرف فائٹنگ ہی اس میں شامل ہے بلکہ دو یا دو سے زیادہ مرتبہ تک فائٹنگ مشتمل ہے۔ مثلاً بیٹل آف نیوشیپل۔ بیٹل آف ورڈون۔ پھر اس سے اُتر کے ہم پڑھتے ہیں۔ فرنچ ائر ریڈ۔ زیپلین ریڈ۔ سکسس فل ریڈ وغیرہ جس کے معنی عام طور پر اردو اخبار میں یورش ہوتے ہیں۔ چڑھائی بھی اس کا ترجمہ ہو سکتا ہے۔ ان میں فرق صرف یہ ہے۔ کہ یورش فارسی ہے۔ اور چڑھائی ہندی۔ مفہوم گر ہر دو کا واحد ہے لیکن ماحصل یہ ہے۔

اکسپیڈیشن۔ مہم۔ کیمپین۔ معرکہ۔ فائٹنگ۔ لڑائی۔ بیٹل۔ جنگ یا لڑائی۔ ریڈ یورش یا چڑھائی وغیرہ۔ پس ظاہر ہے کہ ان پانچوں الفاظ کے مفہوم میں باہم دگر بہت فرق ہے۔ لہذا ایک دوسرے کا تبادلہ کرنا موزوں اور مستحسن نہیں ہے۔ ہم کیمپین کو مہم یا لڑائی یا یورش نہیں کہہ سکتے اور نہ ہی اکسپیڈیشن کو معرکہ یا لڑائی یا مہم۔ پس جب ایونجلسٹک کیمپین کہا جاتا ہے۔ تو اس کا ترجمہ صحیح طور پر معرکہ ہی ہو سکتا ہے۔ جس کے اندر فائٹنگ (لڑائی) بیٹل (جنگ) ریڈ (یورش) سب ہی مشتمل ہیں جو اپنے اپنے موقعہ پر استعمال ہوتے رہتے ہیں۔ اور مقتضی اتحاد ذرائع مجموعی طور پر ہیں۔

شکریہ — میں اپنے اُن معزز اور پیارے ناظرین کا تہ دل سے شکر گذار اور احسان مند ہوں جنہوں نے میرے فرزند کی وفات پر اپنے اپنے بیش قیمت خطوط سے بڑی ہمدردی کی۔ اور میرے خاندان کو بڑی تسلی عطا فرمائی۔ تسلی کا سب سے بڑا اور افضل اور اکمل اور اتم منبع تو سب سے پہلے کلام الٰہی ہے۔ جس میں خدا اپنے غمزدوں کو تسلی دیتا ہے۔ اُس کے بعد مقدسوں کی رفاقت اور خود مقدسین ہیں جو اس ظاہری کلیسیا میں موجود ہیں۔ لہذا سب سے پہلے اس آسمانی باپ کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ جس نے ہماری تسلی کے لئے اپنا کلام ہمیں دیا۔ بعد ازاں اپنے اُن مسیحی بھائیوں کا جنہوں نے کیا بذریعہ خطوط اور کیا بذریعہ زبان بنفس نفیس ہمیں تسلی اور دلاسا دیا

چین میں بشارتی کام کا اثر — شہر فوچو واقعہ چین کے پادری فاپ سینت یر صاحب کہتے ہیں کہ انجیل کی صدا باوجود تمام موجودہ مشکلات کے چین کے لاکھوں کے لئے تبدیلی۔ جمہوری سلطنت کی برکات ہیں۔ اور باشندوں کے لئے ایک سلطنت لے آئی ہے۔ اس صدائے انجیل نے چین کی مستورات کو آزاد کر دیا ہے۔ یعنی وسواسوں سے آزاد۔ پاؤں باندھنے سے آزاد۔ جہالت سے آزاد کر دیا۔ اور یسوع مسیح کا عرفان بخشا۔ تعلیم میں آزادگی اور مسیحی تعلیم میں آزادگی عطا کر دی ہے۔

ترک اور فلسطین — امریکہ کا کرسچن ہیرلڈ راوی ہے کہ امریکہ کے سابق سفیر مقیم قسطنطنیہ مسٹر ہنری مارگنتھو نے حال ہی میں سنسناٹی واقع امریکہ میں تقریر کرتے ہوئے اس حقیقت کو منکشف کر دیا ہے۔ کہ اس نے جنگ کے بعد فلسطین کو صیہونیوں کے ہاتھ فروخت کر دینے کی بابت اُن کی مصلحت کا ذکر ترکی وزیر سے کیا۔ مسٹر مارگنتھو نے بتایا کہ ترکی وزیروں نے اس مشورہ اور مصلحت کو بڑے شوق کے ساتھ قبول کر لیا۔ انہوں نے فلسطین کی صورتوں کی بابت استدلال کئے۔ اور بحث کی کہ آیا فلسطین جمہوری سلطنت میں منتقل ہو سکتا ہے؟ میں نے انہیں کہا کہ اگر یافہ میں ایک بندرگاہ بنایا جائے تو نصف ملین (پانچ لاکھ) زائرین ہر سال یروشلم میں آیا کریں گے۔ اور ان میں سے ہر ایک بیس پونڈ خرچ کرے گا۔ انہوں نے جواب میں کہا۔ تم روپیہ جمع کرنے کی کیوں انتظاری کرتے ہو؟ ہم ابھی تم کو مراعات دیں گے۔ پس اپنا بندرگاہ اور اپنے ہوٹل بناؤ۔ چند برس منقضی ہوئے ہیں کہ سابق ڈاکٹر ہیرکنسل نے مقصد مذکورہ کے لئے روپیہ جمع کرنے کی تجویز پیش کی تھی۔ اور غور کیا گیا تھا کہ دو ملین پونڈ (۲۰ لاکھ پونڈ = ۳ کروڑ روپیہ) قیمت ادا کرنا ہے۔

عنوان "لیکن بیشک مسیح مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے" والا مضمون بوجہ عدم گنجائش درج نہیں ہو سکا۔ اُمید کہ آئندہ ہفتہ شائع کیا جائے گا۔

مراسلات

حجیؔ نبی کا پیغام اور اُس کی تشریح اور نصیحت

آیت اوّل سے گیارہ تک

اوّل۔ خدا کا کلام کیوں آیا اور کن کے پاس آیا

بابل میں جو یہودی تھے اُن کی یہ شکایت تھی کہ اُن کو اب نشانیاں دکھائی نہیں دیتیں اور کوئی نبی نہیں آتا "ہم اپنے نشانوں کو نہیں دیکھتے کوئی نبی بھی نہیں اور ہمارے درمیان کوئی بھی نہیں جو جانے کہ یہ کب ہوگا" زبور ۷۴: ۹۔ یہ بات درست اور اُن کی مناسب سزا تھی اس لئے کہ انہوں نے نبیوں کی بے قدری کر کے اُن کو ٹھٹھوں میں اُڑا دیا۔ ہم یہودیوں کی دعاؤں میں کسی نبی کا ذکر نہیں پڑھتے حالانکہ مصر سے نکلتے وقت اُن میں تھے "ایک پیغمبر کی معرفت سے خداوند نے اسرائیل کو مصر سے باہر نکالا اور پیغمبر سے وہ محفوظ رہا" لیکن خدا نے اپنی روح سے تحریک دی کہ اپنی رہائی کے لئے وہ خود کام کریں۔ کیونکہ اگرچہ خدا نبیوں کو استعمال کرتا ہے پر تو بھی اس کو اُن کی ضرورت نہیں وہ اپنے کام کو انبیا بغیر بھی چلا سکتا ہے۔ تب یہوداہ اور بنیامین کے آبائی رئیس اور کاہن اور لاوی اور سبھوں کے ساتھ جنکے دلوں کو خدا نے ابھارا اُٹھے کہ جا کے یروشلم میں خداوند کا گھر بنادیں" عزرا ۱: ۵ لیکن عہد نامہ عتیق کی نبوت کی شمع کو اس سے پیشتر کہ گل ہو جاوے اپنی تجلی اور نور کو افشاں کرنا تھا۔ اور حجی پہلا شخص ہے جو کہ خدا کا خاص پیغمبر ہو کر ظاہر ہوتا ہے۔ دارا گستاسپ کی سلطنت کے دوسرے برس میں جو کہ فارس بادشاہوں میں سے تیسرا تھا نبی آیا۔ اور خدا کا کلام اُس کو پہنچا اور اُس کے وسیلے سے یہودیوں کے پیشواؤں کو پہنچا خاصکر خدا کا کلام نبی کی معرفت اعلےٰ ترین حکام کو ملا (۱) جو یہودی سلطنت میں اعلےٰ ترین تھا۔ سیالتیل کے بیٹے زروبابل کو جو کہ داؤد کے خاندان کا شہزادہ اور یہوداہ کا ناظم تھا۔

(۲) وہ جو یہودی کلیسیا میں پیشوا تھا۔ یعنے یہوسیع۔ یہوصدق کا بیٹا جو کہ سردار کاہن تھا۔

یہ حکام بڑے نامی اور گرامی لیکن تو بھی جب وہ غافل تھے اُن کا ہوش میں آنا اور فرائض کی طرف راغب ہونا ضروری تھا۔

نصیحت

اگر ہم اپنی ہندوستانی مسیحی جماعت کی حالت پر سنجیدگی اور غور کی نگاہ ڈالیں تو ہم کو افسوس کے ساتھ اقرار کرنا پڑتا ہے۔ کہ ہندوستانی مسیحی بھی خداوند کی ہیکل یعنے مسیح کے بدن کلیسیا کے بنانے کے کام میں کیسی غافل ہے۔ اس لئے آج کے دن خدا کا کلام خدا کے پیغمبروں کے وسیلے سے ہندوستانی مسیحی جماعت کے پیشواؤں کو پہنچایا جاتا ہے۔

(۱) اُن کو جو کہ ہندوستانی مسیحی جماعت میں سرکاری محکموں میں اعلےٰ اختیار رکھتے ہیں اور جماعت کے لحاظ سے پیشوا ہیں۔

(۲) اُن کو جو خادمان دین ہیں۔ کلیسیا میں اعلےٰ ترا و اعلےٰ ترین عہدے رکھتے ہیں۔ اور مسیحی جماعت کے مذہبی پیشوا ہیں۔

بیشک اُن کے نام نامی اور اسم گرامی ہیں۔ خوش سیرت اور عمدہ اخلاق رکھتے ہیں۔ بڑی عزت اور آبرو والے۔ بڑی دولت اور مرتبے والے۔ بڑے علم اور عقل والے۔ لوگوں کی نگاہ میں مقبول و منظور۔ لیکن تو بھی خدا کا کلام جو بے ریا اور سچا پیغام ہے۔ آج کے دن صفائی۔ سچائی اور بے ریائی سے باآواز بلند کہہ رہا ہے کہ وہ خدا کے کام کی طرف سے غافل ہیں۔ اُن کو اُس کے کام کی پرواہ نہیں۔ اُس کے گھر کی کچھ بھی عزت نہیں۔ اس لئے اُن کا ہوش میں آنا اور فرض کی طرف راغب ہونا اشد ضروری ہے۔ یہودیوں میں بھی غفلت کا قصور تھا اور یہ لازمی بات تھی کہ اُن کو اُن کا قصور بتایا جاوے اور اُن کے پیشوا نہ ہی خود اپنی زندگیوں کی اصلاح اور ترمیم کریں۔ بلکہ عوام کی اصلاح میں خدا کے پیغمبر کی مدد کریں۔ ہم نہ ہی صرف دیکھتے ہیں کہ ہماری ہندوستانی مسیحی جماعت کے دینی و دنیوی پیشوا ہی خدا کے کام کی طرف سے لاپرواہ ہیں بلکہ عام مسیحی جماعت بھی لاپرواہ ہے۔ ضروری امر ہے کہ جماعت کا گناہ اُس پر ظاہر کیا جاوے اور وہ خدا کے کام کی طرف کھینچے جائیں۔

اس لئے اے ہندوستانی مسیحی جماعت کے زروبابل اور یہوسیع خداوند کا کلام فرماتا ہے۔ کہ تم نہ ہی صرف خود ہوش میں آؤ اور خدا کے کام کی طرف راغب ہو بلکہ کل جماعت کی اصلاح و ترمیم اور روحانی ترقی کے کام میں ہاتھ لگاؤ۔ تم اُنکے ذمہ دار ہو۔

دوم۔ یہودیوں کا گناہ کیا تھا۔

جونہی کہ وہ اسیری سے لوٹے انہوں نے قربانی کا مذبح کھڑا کیا۔ اور ایک برس کے اندر ہیکل کی بنیاد ڈال دی (عزرا ۳: ۱۰) مگر جب

جو معمار خداوند کی ہیکل کی بنیاد ڈالتے تھے۔ تو انہوں نے کاہنوں کو کہا۔ خداوند کی حمد کریں۔" اور کام میں ایسی ترقی نمودار ہوئی کہ معلوم ہوتا تھا کہ کام جلد پورا ہو جائے گا۔ لیکن جب فارسی دربار سے کام کرنے کی ممانعت کا فرمان نافذ ہوا۔ یہودیوں نے نہ صرف اس کی اطاعت کر کے کام کو بند کر دیا بلکہ جب مخالفت کا طوفان گذر گیا وہ کام کی طرف سے ایسے لاپرواہ ہو گئے کہ انہوں نے اس عذر کو کام نہ کرنے کا بہانہ بنا لیا۔ خدا کے لوگ جو اس کا کام کرتے ہیں چاہے مخالفت کے سبب سے ان کا کام کچھ وقت کے لئے بند بھی کیوں نہ ہو جائے مخالفت کے دور ہونے پر پھر کام میں لگ جاتے ہیں لیکن یہ لوگ بہانے باز تھے۔ پنجابی مثل مشہور ہے۔ "من حرامی حجت ڈھیر" ان کا کام میں دل نہ تھا۔ اور ایک دوسرے سے یہ کہتے تھے ابھی وقت نہیں آیا۔ یعنے وہ وقت جبکہ خداوند کا گھر بنایا جاوے ابھی نہیں آیا ہے۔ ہمارے کام کرنے کا وقت ابھی نہیں آیا ہے۔ کیونکہ ابھی تک ہماری حالت ہی درست نہیں ہے۔ ابھی تو اسیری سے لوٹے ہیں۔ نقصان ابھی پورے نہیں ہوئے دنیا میں ابھی ہم نے کوئی ترقی نہیں کی۔ کوئی نام نہیں پایا۔ ہم سب تدبیر کے لئے یہ ایک اہم کام ہے کہ ہم خدا کا گھر بنا دیں۔ صرف ان کا یہ کہنا تھا۔ "ابھی نہیں" موقعہ پر ہیکل بنے گی۔ یعنے جب وقت آئیگا محض بہانہ تھا۔ یہودیوں کا گناہ غفلت کا گناہ تھا۔

نصیحت

خدا ہم ہندوستانی مسیحیوں کو بابل کی اسیری سے بحال کر کے ہم کو ہمارے وطن یروشلم میں لایا۔ ہندوستان کی بت پرستی اور باطل پرستی میں ہمارے باپ دادے گرفتار تھے۔ خدا نے بڑی قدرت اور محبت سے ان کو مغربی پیغمبروں کے وسایل سے گناہ کی دلدل سے نکالا۔ خدا کا شکر ہے کہ انہوں نے اس رہائی کی قدر کی اور یروشلم میں مگر خدا کے گھر کی بنیاد ڈالنے اور تعمیر کرنے میں دل و جان سے مدد دی۔ ان بزرگوں کے نام اور کام آج کے دن ہمارے درمیان مشہور ہیں۔ گو کہ ہم ان کی مفید زندگیوں کے مطالعہ کرنے کی پرواہ نہیں کرتے۔ لازم ہے کہ ہم ان ہندی بزرگوں کی روحانی زندگیوں نہایت ہی ذوق و شوق سے مطالعہ کریں تاکہ ہم کو معلوم ہو کہ ہمارے باپ دادے گناہ سے رہائی پانے پر کس طرح سے خدا کے کام میں استعمال کئے گئے ان بزرگوں میں چند نام مثال کے طور پر ذیل میں دیئے جاتے ہیں۔ سنتھیا نادھان۔ مسز ستھیانادھان۔ دھرما برشٹا پال۔ کرشنا موہن بنیرجی۔ رام چندر بوس۔ لال بہاری ڈے۔ رام چندر۔ عماد الدین۔ عبداللہ آتھم۔ صفدر۔ ولایت علی۔ عبدالکریم۔ ستار سنگھ۔ صف ہمیدان وغیرہ۔

ہم نے بھی ہیکل کے بنانے کے کام کو ہاتھ لگایا لیکن مخالفتوں سے ڈر گئے۔ کسی نے کہا کہ یہ کیا بنائینگے کسی نے کہا کہ ان کے پاس وسایل نہیں۔ نقدی نہیں۔ مرتبہ نہیں۔ طاقت نہیں۔ لیاقت نہیں علاوہ دانائی نہیں کسی نے کہا یہ تو مخالف داغی ہیں۔ ہندوستانی مسیحی کام شروع کر کے چلانا نہیں جانتے۔ غرضیکہ سینکڑوں حجتوں اور اعتراضوں نے جو کہ ہمارے کام کی راہ میں آئے۔ ہمارے کام کو روک دیا۔ ہم ایسی مخالفت کے مغلوب ہو گئے۔ ہمارا جوش مر گیا ہم سست ہو گئے۔ ہم کاہل ہو گئے۔ ہم غافل ہو گئے۔ ہم خدا کے کام سے لاپرواہ ہو گئے۔ ہم بہانے باز بن گئے۔ ہم خدا کے کلام اپنی مرضی کے موافق بناتے ہیں۔ جبکہ چاہیے کہ ہماری مرضی خدا کی مرضی کے تابع رہے۔

پس ہم آج کے دن کے ہندوستانی مسیحی یروشلم میں رہتے ہوئے بابل کی اسیری میں ہیں۔ رہائی کی حالت میں بھی گناہ کے قیدی ہیں۔ ہم لوگوں کو اپنے بدنی آرام کی بڑی فکر ہے۔ مکانوں کی آرائشگی سوسائٹی کی غیر معمولی قدر۔ فیشن کی اندھا دھند پیروی محض دنیوی علم کے حصول کی خواہش۔ اپنے ذاتی نفعوں کو ترقی دینے کا جذبہ اور جد و جہد۔ ان جملہ مشاغل میں ہم ایسے ہمہ تن مشغول ہیں کہ مذہب اور روحانیت کی قدر و منزلت۔ خوبی و ترقی معدوم ہوتی جا رہی ہے دنیوی امور و معاملات کے بھنور میں ہم ایسے غرق ہوتے جاتے ہیں۔ کہ یہ ہماری پیاری مسیحیت مٹتی جا رہی ہے اور مجھے کہنا پڑتا ہے کہ ہم مادہ پرست ہوتے جا رہے ہیں اور خدا کی ہم کو کچھ بھی پرواہ نہیں ہے۔ ہم اپنی بیش قیمت زندگیوں کو قارون کی طرح محض حصول دولت اور سکندر کی طرح محض اختیار اور مرتبے کو وصول کرنے میں صرف کر رہے ہیں۔ جبکہ خدا کی کلیسیا کا کام ہندوستان میں رکا پڑا ہے۔ آج کے دن ہم ہندوستانی مسیحیوں کے پاس ویسا ہی عذر بہانہ ہے جیسے کہ حجی کے زمانے میں یہودیوں کا تھا۔ **ابھی وقت نہیں آیا ہے۔ کہ ہندوستانی مسیحی کلیسیا بنائی جاوے** یہ محض ایک فضول اور لچر بہانہ ہے۔ ہم اس لئے پیش کرتے ہیں کہ ہم خدا کے کام کو کرنا نہیں چاہتے ہمارے دلوں کی ہیکلیں بابل کے بتوں سے بھری پڑی ہیں تو **خدا کی ہیکل کیسے بنے۔**

ہمارا گناہ آج کے دن غفلت کا گناہ ہے

اس لئے خدا کی ہندوستانی مسیحی ہیکل بنتی نہیں۔ اے کاش کہ ہم اپنے غفلت کے گناہ کو جانکر حقیقی طور پر قائل ہوں اور خدا سے معافی

حاصل کرکے اُس کی کلیسیا ہندوستان میں بنانے کو اپنا فرض اوّل اور منصبی سمجھ کر خدمت میں مشغول ہوں۔ (جے۔ ڈبلیو۔ پی)

تثلیث فی التوحید

جو لوگ مسئلہ تثلیث فی التوحید کے خلاف ہیں وہ ذات سبحانہ کو مطلق واحد یا احد سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور اُن کے نزدیک احد عبارت ہے ایسی ہستی سے جس میں کسی طرح کی کثرت کو دخل نہ ہو۔ خواہ وہ کثرت حقیقی ہو یا اعتباری اور عقلی ہو یا خارجی۔ ایسے اصحاب مسیحیوں پر جو وحدت سبحانہ میں کثرت اقانیم کے قائل ہیں ہنسی کرتے ہیں۔ اور اس عقیدہ کو محالات سے تصور کرتے ہیں لیکن اگر ان ہر دو مسائل کو بنظر تحقیق جانچا جاوے تو مسئلہ مطلق وحدت یا احدیت سے مسئلہ کثرت فی الوحدت زیادہ قریب عقل اور قابل پذیرائی ثابت ہوگا۔ کیونکہ اگر فرض کر لیا جاوے کہ ذات واجب سبحانہ ہر طرح کی کثرت سے خالی ہے۔ تو مخلوق کثیر کیسے ہو سکتی ہے۔ اور سوال لازم آتا ہے کہ علم کثرت کا خالق کو ازل میں تھا یا نہیں۔ اگر نہیں۔ تو خالق ہونا اس کا اشیائے کثیرہ کا متعذر ہے۔ اس واسطے کہ فعل خلق پر تقدم علم کا ضروری ہے۔ ورنہ مخلوق کا بلا اس کے علم اور ارادہ کے پیدا ہونا لازم آئیگا۔ نیز عدم علم سبحانہ سے استکمال ذات واجب تعالیٰ کا بغیر موجود لازم آتا ہے۔ کیونکہ علم جملہ کمالات سے ہے اور اگر علم خالق کو کثرت کا تھا۔ تو وہ حضوری تھا یا حصولی۔ حضوری تو ہو نہیں سکتا کیونکہ ذات سبحانہ خالی از کثرت تھی۔ اور ماسواہ معدوم۔ اور اسی طرح حصولی بھی نہیں ہو سکتا جس سے ایک تو صفت علم کا بعد ذات واجب تعالےٰ ہونا لازم آئیگا۔ دوسرے عیاذاً باللہ قبل از حصول علم جہل اس ذات پاک کا ماننا پڑیگا جو محال ہے۔ پھر ایسی صفت اگر ہو بھی تو وہ انضمامی ہوگی نہ ذاتی۔ کیونکہ حصول صفت منضمہ ہے۔ اور موصوف سے متاخر ہے بالذات۔ ماحصل اس تقریر کا یہ ہے کہ اگر ذات واجب تعالےٰ کو ہر طرح کی کثرت سے خالی مانا جاوے تو یا تو وہ کثرت کا عالم نہ ہوگا۔ اور اگر ہوگا۔ تو علم اُس کی صفت منضمہ ہوگی۔ اور اسی طرح یا تو مخلوق میں کسی قسم کی کثرت پائی نہ جاوے گی۔ یا اگر پائی جاویگی تو بلا علم خالق کے وہ کثرت مخلوق میں خود بخود موجود ہوئی ہوگی۔ چونکہ شقاق مذکورہ فاسدہ ہیں۔ اس لئے ذات واجب تعالےٰ کی وحدت میں کثرت کا ہونا لازم آئے گا۔ اور وہی مقصود ہے۔

(۲) اور پھر اگر ہر طرح کی کثرت کا مفہوم حادث مانا جاوے تو لازم ہے کہ ہر طرح کی وحدت کا مفہوم بھی حادث ہو۔ کیونکہ وحدت بمقابلہ کثرت کے ہے نہ کہ کوئی خاص وجود خارجی۔ یعنی کثرت بتکرار وحدت سے ہے۔ اور وحدت بتجزیہ کثرت سے۔ اور واحد اعم ہے۔ اور کثیر خاص۔ کیونکہ کثیر نہیں۔ مگر مجموعہ احاد۔ بالفاظ دیگر کثیر کہتے ہیں۔ واحد سے زائد کو اور زائدگی زیادتی بعد انتہاء کم کے نکلا کرتی ہے۔ پس واحد سے بیش کا نام کثیر ہے۔ اور کثیر سے کم کا نام واحد اور جیسے بغیر بیشی کے کمی کا مفہوم کچھ نہیں۔ ایسا ہی بغیر کثرت کے وحدت کوئی شئے نہیں۔

اور محاسبین کے نزدیک تو واحد حقیقی کوئی عدد ہی نہیں۔ بلکہ کمیت اشیاء کی تفہم و تفہیم کے لئے محض ایک عدد مفروض ہے۔ کیونکہ اُن کے نزدیک عدد وہ ہے۔ جو اپنی بالائیں اور زیریں دو طرف کا نیمہ مجموع ہو۔ جیسے دو کا عدد ایک اور تین کا نصف اور تین کا عدد دو اور چار کا نصف وقس علیٰ ہذا

پس اوّل تو وحدت بلا کثرت کے کوئی چیز ہی نہیں۔ اور پھر اگر ذات واجب تعالیٰ میں کثرت کا پایا جانا معیوب ہے۔ تو قلت یعنی وحدت کا پایا جانا ضرور ہی معیوب ہوگا۔ اور اگر اُس کے اکثر ہونے میں افراط کا خدشہ ہے۔ تو اُس کے احد ہونے میں ضرور تفریط کا اندیشہ ہوگا۔ اور اگر کہیں کہ کثیر کا تجزیہ ہو سکتا ہے۔ اس لئے معیوب ہے۔ تو التماس ہے کہ واحد کا بھی تجزیہ ہو سکتا ہے۔ وہ بھی معیوب ہونا چاہیے۔ کیونکہ اگر کثیر مجموعہ احادات ہے۔ تو واحد مجموعہ کسور ہے۔ اور تعجب ہے کہ مخلوق میں تو وحدت و کثرت دونوں صفتیں پائی جاویں۔ اور خالق میں صرف وحدت۔

اور حق تو یوں ہے۔ کہ جس طرح اُس کی ذات پاک مکان اور لامکان دونوں میں موجود ہے۔ اور زمان اور لا ازل یعنی دہر دونوں میں حی اسی طرح اُس کی ذات وحدت اور کثرت دونوں کو شامل ہے۔ یعنی جس طرح وہ مختص بالمکان یا مختص بالزمان نہیں۔ اسی طرح مختص بالعدد نہیں ورنہ اُس کی وحدت مطلق یا کثرت مطلق ہی تعیین کریں تو اُس کو کمیت لازم آئے گی۔ حالانکہ اُس کی ذات اقدس کمیت و مقدار سے باہر ہے پس اگر غیر مسیحی کہتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کو اکثر کہنا جائز نہیں تو مسیحی کہتے ہیں کہ ہاں نہ صرف اکثر بلکہ اکثر اور احد دونوں کہنا جائز نہیں۔ کیونکہ اگر وہ کثیر ہونے سے معروض للعدد ہوگا۔ تو واحد ہونے سے بھی معروض للعدد ہوگا۔

پس ذات واجب سبحانہ تعیین و تعدد کی رو سے نہ واحد ہے۔ نہ کثیر نہ فرد ہے نہ زوج بلکہ اُس کی وہ وحدت ان معانی میں ہے۔ کہ وہ

اپنی ذات میں بے مثل و بے مثنی و لاشریک ہے۔ اور کثرت اُس کی ذات واحد میں باعتبار اقانیم با مختلفہ کے ہے۔ نہ کہ باعتبار تعدد و تکثر متخالفہ و متباینہ کے کما سیاتی انشا اللہ۔

(۳) ذات واجب تعالیٰ کا مفہوم و تقدیر دو حال سے خالی نہیں۔ یا کلی ہوگا یا جزئی۔ اگر کہو جزئی تو جزئی خواہ حقیقی ہو خواہ اضافی۔ دونوں طرح سے وہ ماتحت کسی کلی کے ہوگا۔ کیونکہ جزئی حقیقی اعم ہے۔ اور جزئی اضافی خاص یعنی درمیان جزئی حقیقی و اضافی نسبت عموم و خصوص مطلق ہے اور ہر جزئی حقیقی جزئی اضافی ضرور ہوتی ہے۔ اور جزئی اضافی کہتے ہیں۔ جس کی جزئیت باضافت ہو یعنی جو کسی کلی کی طرف مضاف ہو۔ پس اگر ذات سبحانہ کو جزئی قرار دیں۔ تو ضرور وہ فرد ہوگا کسی کلی متواطی کی جس سے تکثر ذوات لازم آئیگا اور اگر مفہوم واجب سبحانہ کو کلی کہیں۔ تو مقصود حاصل ہے۔ کیونکہ کلی کہتے ہیں۔ ما لایمنع نفس تصورہ عن فرض صدقہ علے کثیرین یعنی وہ کہ نہ مانع ہوے نفس تصور اس کا افراد کثیرہ پر فرض صدق اس کے سے پس مفہوم واجب لذاتہ کا کلی ہوا تو کلی دو حال سے خالی نہیں۔ یا تو ممکن الافراد ہوگی یا ممتنع الافراد سو خدا ب باری تعالےٰ کا ممتنع الافراد ہے۔ اور ذات باری تعالےٰ ممکن الافراد۔ اور یہی مذہب جمہور منطقین کا ہے۔ سو جب ذات باری تعالیٰ ممکن الافراد کلی ثابت ہوئی تو چونکہ افراد جمع فرد کی ہے۔ اور جمع کا اطلاق تین اور اس سے مافوق پر ہوتا ہے۔ اس لئے اگر ذات سبحانہ کے افراد تین فرد بھی فرض کرلے جاویں تو عقل کو اس سے انکار نہیں ہوسکتا۔ برخلاف اس کے مطلق وحدت کے لئے استحالہ لازم آئیگا۔ لیکن اندراں حالیکہ مسیحی ذات الوہیم تعالیٰ کے تین مختلف افراد کے قائل ہی نہیں۔ بلکہ اُس کی وحدت میں تین اقانیم جن میں کسی قسم کی تفریق خارجی کو راہ نہیں مانتے ہیں تو پھر اس میں کون سا محال عقلی لازم آتا ہے۔

اور جو صاحب مسئلہ تثلیث فی التوحید کے خلاف رائے رکھتے ہیں۔ طرفہ یہ کہ باوجود واجب تعالیٰ کو احد کہنے کے خود ہی اُس میں کثرت صفات کے بھی قائل ہیں۔ اور جب ان سے پوچھا جائے کہ وہ ہیں کثرت صفات کیسی یعنی حیات۔ کلام۔ ارادہ سمع۔ بصر۔ علم۔ قدرت تو جواب دیتے ہیں کہ جیسے ایک شخص متعدد صفات کا محل ہوسکتا ہے ویسا ہی ذات باری میں تعدد صفات خلاف عقل نہیں لیکن ہم کہتے ہیں کہ اوّل تو کوئی شخص جس کو متعدد صفات کا محل کہتے ہو وہ احد نہیں ہوسکتا۔ حالانکہ خدا احد ہے۔ اور پھر وہ صفات اُس شخص کی ذاتیات سے خارج ہونگی۔ یعنی از قسم عرضیات ہونگی۔ حالانکہ ذات سبحانہ محل اعراض نہیں۔ اور صفات اس کی ذات کا غیر نہیں۔ بلکہ عین ہیں۔ ورنہ متعدد ازلی ہستیاں سوائے ذات سبحانہ کے ثابت ہونگی۔ پس جب صفات عین ذات سبحانہ ہیں تو ذات احد کا عین کثیر ہونا کیسے ممکن ہے سو یا تو اس کو نرگن یعنی خالی از صفات مانیں۔ جس کا عدم وجود برابر ہو۔ اور یا صفات کی کثرت مانکر اُس کی ذات میں بھی جسکا وہ عین ہیں۔ کثرت کے قایل ہوں۔ اور جس طرح کہ صفات کثیرہ میں امتیاز کے لئے تخالف ضروری نہیں بلکہ تغایر شرط ہے خواہ کسی طرح کا ہو۔ اسی طرح کثرت اقانیم میں بھی اقانیم کے لئے اختلاف شرط نہیں۔ باقی دارد

(عبدالحق از لودیانہ)

مستعفی

افسوس کی خبر ہے کہ ڈاکٹر آر تھر لینکیسٹر صاحب ایم ڈی جنہوں نے سی۔ ایم۔ ایس۔ مشن کے متعلق میڈیکل مشنری کی خدمت امرت سر اور پشاور میں سنہ ۱۸۹۱ء۔ سنہ ۱۹۱۴ء تک انجام دی اب وہ مشن سے مستعفی ہوگئے ہیں۔ اور آجکل گورنمنٹ اف انڈیا کے ماتحت ریسرچ آف ٹوبر کلوسس کا کام انجام دے رہے ہیں۔ اور آئندہ سردیوں پھر وہ ایجنسی سرجن بھوپال ریاست میں بھی کام کرینگے۔

از نارتھ انڈیا مشن نیوز

رسید زر

مسز جانکی ناتھ	عہ ۸ر
مسٹر منا لعل	عہ ۸ر
ہرجگوان بابت اشتہار	صہ
جلال مسیح	عہ ۸ر
منشی داد آلہی	عہ ۸ر
پادری جے رڈمن	عہ ۸ر
پادری اے سی کلارک	عہ ۸ر
مسٹر پی ایم دتا	عہ ۸ر
پادری ایف ایس فورڈو	ۓ ر

تقایا لودیپور و پالم پور۔

ضرورت



ضروری اطلاع اور التماس ۱۲ع

واضح ہو کہ گذشتہ پریسبٹری کے جلسہ میں پختہ طور سے قرار پاچکا ہے کہ تعدادی نقشہ جات ۲۰ ستمبر تک سٹیٹڈ کلارک صاحب کو وصول ہوں لہذا پریسبٹری کی کلیسیاؤں کے پاسٹروں اور ڈسٹرکٹ مشنری صاحبان سے تاکیدی التماس ہے کہ اس ریزولیوشن پر ضرور عمل کریں۔ ورنہ سٹیٹڈ کلارک اپنے نقشوں کو جو پریسبٹری اور سنڈ اور جنرل اسمبلی کے لئے لازمی ہیں تیار نہیں کر سکیگا

(۲) تعدادی نقشہ کے ساتھ ہی کلیسیا یا جماعت کی دینی اور روحانی حالت کی مختصر کیفیت کا پہنچنا بھی لازمی ہے۔ ورنہ پریسبٹری کا دینی کیفیت نامہ بھی بروقت تیار نہ ہو سکے گا۔

(۳) پریسبٹری کا خزانچی ۳۰ ستمبر کو اپنا حساب سالانہ بند کریگا لہذا فرض ہے کہ پریسبٹریل فنڈ کیلئے (روپائی) اور سنڈ کیلئے (روپائی) اور جنرل اسمبلی کیلئے (دو) فی شمار یہ خزانچی کو پاسٹروں اور ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹوں کیجانب سے اس تاریخ تک وصول ہو جاوے ورنہ گڑبڑ کا احتمال ہوگا۔

(۴) ہوم مشن کے واسطے بشارتی چندہ جس کی تعداد مقرر نہیں ہے اسی تاریخ تک وصول ہونا لازمی ہے۔ ورنہ آئندہ سال کی بجٹ کی تیاری میں دیر اور گڑبڑ پڑے گی۔

(۵) چند ایک کلیسیاؤں نے بشارتی مہم کے واسطے اپنا مقررشدہ چندہ خزانچی کے پاس بھیجا ہے۔ باقیوں سے ضروری و تاکیدی التماس ہے کہ اپنا اپنا چندہ جلدی روانہ کریں کہ کام رک نہ جاوے۔

خداوند کی قوت میں زور آور بنو

آپ کا بھائی۔ پی سی اپل سٹیٹڈ کلارک و خزانچی لودیانہ پریسبٹری۔ انبالہ چھاؤنی۔

مہاتما سوامی سندر سنگھ ۲ع

یہ پیچھے جس شئے کی آپ کو دیر سے انتظار تھی اب وہ تیار ہوئی ہے یعنی سری مہاتما سندر سنگھ جی کے پیارے نام سے ہندوستان کا ہر ایک مسیحی خوب واقف ہے۔ اب سوامی جی کے اوائل زندگی اور سفروں کے چند نہایت پر درد و حیرت انگیز واقعات بعد کیلاش پربت کے ۳۱۸ سالہ مہارشی کی مکمل سرگذشت کے بزبان اردو ایک چھوٹی مجلد کتاب کے پیرایہ میں تیار ہو رہے ہیں قیمت فی جلد ۵ آنہ سے ۸ آنہ تک چونکہ کتاب کی صرف متعدد جلدیں ہونگی۔ لہذا التماس ہو کہ فرمائشیں بہت جلد روانہ کیجائیں ورنہ بعد ازاں کتابیں دستیاب نہ ہو سکیں گی۔ جماعتی مسیحی مہربانوں سے عرض ہو کہ جہانتک ممکن ہو کئی صاحبان ملکر آرڈر کریں اس میں نہ فقط بھیجنے میں ہی سہولیت ہوگی بلکہ محصولڈاک میں بھی کفایت رہیگی اور ساتھ ہی یہ بھی درخواست ہے کہ جہانتک ممکن ہو سکے اپنے عزیزوں اور دوستوں بلکہ غیر مسیحیوں صاحبان کو اس رسالہ کی خبر پہنچائی جائے تاکہ اس بندہ خدا کے ذریعے سے خداوند مسیح کے نام کا جلال ظاہر ہو اور اُسکی بادشاہت ہمارے ملک میں جلد قائم ہو آمین۔ جلد درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔

مسٹر اے۔ زبیر (بی۔ اے) سینٹ کرسچن ہوسٹل آگرہ (یو۔ پی) نوٹ:- امید ہے کہ اس کتاب کی انگریزی ایڈیشن بھی جلد تیار ہو جائے گی۔

اشتہار ۲ع — ایس۔ پی۔ جی اور کیمبرج مشن دہلی کے کرسچن بوائز بورڈنگ ہاؤس میں چند مسیحی لڑکوں کے لئے گنجائش ہے۔ انگلی جماعت ستمبر کے مہینہ کی ۲۰ تاریخ کو شروع ہوگی۔ پراسپکٹس و دیگر معلومات کیلئے پرنسپل صاحب سے دریافت کیجئے۔ ڈبلیو ایس ولیمس ایس پی جی مشن ہاؤس دہلی۔

مجھگوانس عرق عشبہ مرکب ۱۲ع

مصفی خون خارش پھوڑہ پھنسی۔ ناسور گٹھیا بدن کے سفید وسیاہ داغ اور دیگر تمام جلدی بیماریوں کے لئے اکسیر ہے قیمت فی بوتل عہ فہرست سرٹیفکیٹ درخواست پر مفت بھیجی جاتی ہے، مفصلہ ذیل شہروں میں سے ہمارے ایجنٹوں سے بھی خرید سکتے ہیں۔

بنوں۔ کوہاٹ۔ نوشہرہ۔ ایبٹ آباد۔ حضرو۔ جین۔ اٹک کیمبلپور۔ گوجر خاں۔ جہلم۔ گجرات۔ بھیرہ۔ لائلپور۔ جڑانوالہ خانقاہ ڈوگراں۔ وزیر آباد۔ سیالکوٹ۔ جموں۔ جھنگ مگھیانہ۔ گوجرانوالہ۔ لاہور۔ انبالہ۔ جالندھر۔ لودیانہ۔ شملہ۔

المشتہر:- مجھگوان پنساری راولپنڈی شہر

ضرورت ۲ع

ایک مسیحی شادی شدہ ہندی جاننے والے۔ عمر تقریباً ۳۰ برس ایف اے پاس کی بطور اسسٹنٹ وارڈن مسیحی بورڈنگ ہاؤس کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دیجائے گی۔ درخواست ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔

پرنسپل چرچ مشن ہائی اسکول۔ جبلپور سی۔ پی

ہر قسم کا کپڑا منگوائیے۔

لودیانہ کا لٹھا ۱۲ گز سے ۴۰ گز تک کورا یا سفید یا چارخانہ فی تھان ۲۰ روپے بوسکی دیسی و ولائتی ہر رنگ ۳ روپے ۱۲ آنہ فی جوڑ دری پلنگ عمدہ مضبوط ہر رنگ فی عدد ۱۸ روپے تک لنگی ترکی عمدہ ۸ روپے تک فی گز جھاڑن عمدہ عدد سے کم فی درجن۔ علاوہ جس چیز کی ضرورت ہو قیمت دریافت فرمائیے۔

المشتہر:- ستھانی ایل اینڈ سنز لودیانہ متصل کمپونڈ

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے اعلےٰ پیمانہ پر جاری ہے اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پر فضا اور صحت افزا مقام پر واقعہ ہے۔ اس کے متعلق وسیع اور ہوادار بورڈنگ ہاؤس۔ خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع حوض اور عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ مزید براں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلےٰ تعلیم یافتہ ہیں سکول ہذا میں ماہ مارچ کے اختتام پر چند ایک مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے لہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔ المشتہر
پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

باغ دل
دی گارڈن آف دی ہارٹ

ایڈیٹر محمد اسمٰعیل خانصاحب

یہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور اُردو فارسی میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے۔ اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ۸ ہے۔ اگر ۲ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جائیں تو فی کاپی ہ چارج کیا جاتا ہے۔ یہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائے گی نمونہ ہر کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے درخواستیں بنام ای۔ ایم ویری ڈی ڈی آنریری سیکرٹری سی۔ ایل۔ لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں۔

طاقت بڑھانیوالا پھل۔

کولا ناٹ افریقہ کا ایک نہایت قوت دینیوالا پھل ہے زیادہ فکر یا محنت کیوجہ سے یا غم و بیماری و تبدیلی آب و ہوا کے سبب سے بدن کمزور ہو گیا ہو تو اس کے استعمال سے نئی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ یہ دم کو بڑھاتا ہے اور گھوڑے کی سواری پہاڑ کی چڑھائی کشتی کسرت ناچ گانا پڑھنا وغیرہ کاموں میں پہلے اس کو استعمال کرنے سے دم نہیں پھولتا ہول دل دھڑکن کو روکتا ہے۔ رات کو جاگنا ہو اس کو لے لیجئے تکان نہیں ہوگا۔ یہ شراب اور افیون کی عادت کو چھڑاتا ہے۔ مفصل حالت کی فہرست بلا قیمت منگوا کر دیکھئے قیمت ۳۲ خوراک کی عہ محصول ڈاک ۸ المشتہر۔ ڈاکٹر ایس کے برمن [illegible] تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودھیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام وکھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات۔ یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ دراز سے جاری ہے مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۴ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی کر دی ہیں جس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام نہایت تسلی بخش ہو گیا ہے شرح خرچ خوراک معہ فیس طالب علم صاحبوں اگر ایک خاندان سے ۲ ہوں للعہ ۳ ہوں للعہ دھوبی اور کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت عمدہ ارزاں قیمت پر فروخت کرتا ہے علاوہ ازیں جن رکشا گرو ڈکول بورڈ کیرام وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں قیمت جن رکشا للعہ سے اسے گرو ڈکول لعہ سے عہ تک۔

مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک عہ
ہندوستان و پنجاب سے معہ " ۱۱؍
غیر ممالک سے " [illegible]
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی۔

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	مے
چوتھائی کالم	صہ	مے	للعہ
نصف کالم	مے	للعہ	دعہ
پورا کالم	للعہ	دعہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	سہ	ما

ہر ایک دفعہ کیلئے فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کیلئے نہ لیا جائیگا

نوٹ: نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں۔

اطلاع ضروری (۱) نامہ نگاروں کو چاہیئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جا سکتے (۳) خط و کتابت کیلئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۴) جو نامہ نگار مہینہ میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جائیگا (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم و نثر بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہیئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذوں پر ہوں مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اوپر نیچے بہت سا مضمون لکھ دیتے ہیں جس کے پڑھنے میں بڑی دقت ہوتی ہے ہر مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے۔ ایڈیٹر

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو بزبان انگریزی اور رومن اُردو الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اسمیں کلیسیائی اور ملکی خبریں اور [illegible] کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران ۱۲ سے لیکر ۶ تک نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور سے وی پی سے طلب کر سکتے ہیں۔

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کے لئے مشن [illegible] پریس لودیانہ میں باہتمام [illegible] براون چھپا۔